رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

مدینۃ المسیح

واپسی ماسٹر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور اپنے سفر سے جمعہ کو واپس آگئے تھے۔ اتوار کو مولوی عبید اللہ صاحب اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب بھی جن کے ساتھ آپ گئے تھے دورہ تبلیغ سے فارغ ہو کر دارالامان پہنچ گئے۔

لیکچر اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب نے ہفتہ کی شام کو مسجد اقصےٰ میں ایک پُر لطف لیکچر دیا۔ جسمیں آپ نے اپنے تبلیغی دورۂ دکن کے دلچسپ و نتیجہ خیز حالات سنائے۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی۔ مفتی صاحب کی تقریر سے معلوم ہوا۔ جیسا کہ آپ کی رپورٹوں سے بھی پتہ لگتا رہا ہے کہ دکن میں انشاء اللہ سلسلہ حقہ کو بہت کچھ کامیابی ہوگی۔

مہمان حسب معمول کئی معزز احباب لاہور امرتسر وغیرہ سے آئے۔ رام پور سے اخی المکرم جناب ذو الفقار علی خان صاحب مع عیال کے تشریف لائے۔

اخبار احمدیہ

گڈھ شنکر میں باوجود سخت مخالفت کے خدا تعالیٰ نے ہمارے معزز مبلغ ماسٹر عبد الرحیم صاحب و مولوی عبید اللہ صاحب کی تقریریں کرا دیں۔ مخالفین بھی بکثرت تھے۔ عام اسلام کے متعلق تو شوق سے سنتے رہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر خیر آتے ہی پیچ و تاب کھانے لگے لیکن ان کو پیغام حق پہنچا ہی دیا گیا۔ رات کو مستورات میں تقریر ہوئی۔ مردوں کی نسبت عورتوں نے شوق و ذوق اور توجہ سے حضرت مسیح موعود کے پیام کو سنا۔

نواں شہر میں ہمارے مبلغوں کا جو جلسہ ہوا اس میں ایک پنڈت صاحب کی طرف سے مباحثہ کا چیلنج آیا تھا۔ ادھر سے جواب دیا گیا کہ انتظام کے ذمہ دار بنو تو باقاعدہ مناظرہ بھی ہو سکتا ہے ورنہ تبادلۂ خیالات کا موقعہ تو دے ہی دیا جائے گا۔ پھر سکرٹری آریہ سماج کی جانب سے رقعہ پہنچا۔ اس کا بھی ایسا ہی جواب دیا گیا۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب کا لیکچر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ تعلیمیافتہ آریوں اور ہندوؤں کی تعداد کافی تھی۔ تقریر کا اثر سامعین پر اچھا ہوا۔ ۴۴ منٹ سوال جواب بھی ہوتے رہے۔ پھر ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے زندہ مذہب (اسلام) حضرت مسیح موعود و کرشن (علیہما السلام) کو پیش کیا۔

راہوں ۔ سڑوعہ وغیرہ مقامات سے ہوتے ہوئے ہمارے مبلغ کریام میں پہنچے۔ جہاں مولوی عبید اللہ صاحب کی تقریر ہوئی۔ جو وفات مسیح پر تھی۔ پھر ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے سلسلہ عالیہ کے متعلق تقریر فرمائی۔ اسی موقعہ پر حاجی غلام احمد صاحب کی نئی مسجد کا افتتاح ہوا۔ شیخ محمد یوسف صاحب کا سکھوں کے مذہب پر لیکچر ہوا جسمیں سکھ بھی موجود تھے۔

کھیری (لکھیم پور۔ اودھ) سے خبر آئی کہ برادر عبد الحق صاحب ککے زئی کنجاہی کی اہلیہ مرحومہ ۹ ماہ تپ دق میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا غریق رحمت کرے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام میں چھپ کر شائع ہوا)

بھوپال کے حالات متعلقہ سلسلہ احمدیہ میں جو مکرمی مفتی صاحب نے دوران سفر میں لکھ کر بھیجے اور ابھی تک کسی تبلیغی رپورٹ میں شائع نہیں ہوئے حسب ذیل امور قابل ذکر ہیں:۔

عام لوگوں میں تنگ خیالی و تعصب کم پایا جاتا ہے۔ چند گھنٹوں میں بہت سے لوگوں کو تبلیغ ہو گئی۔ فالحمد للہ۔

بابو نظام الدین صاحب نے محترم مبلغوں کی دعوت کے عوض چار روپے نقد ترقی اسلام فنڈ میں عطا فرمائے۔ جزاہ اللہ۔ مدرسہ احمدیہ بھوپال کے دو طالب علموں نے جو اعلیٰ جماعتوں میں پڑھتے ہیں مسئلہ وفات مسیح پر بحث کی۔ حافظ صاحب نے انکو گھنٹہ بھر تک سمجھایا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اچھا اثر ہو گا۔

ریاست کے لوگ بیامی خواجہ صاحب سے اکثر بیزار پائے جاتے ہیں۔ اور انکی قرآن دانی وغیرہ دینی معلومات کے شاکی +

منشی عزیز الرحمٰن صاحب انور حزیں کی نظم اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ چھپی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بڑے مخلص و عقیدہ کیش خادم ہیں۔ انکی صحت اچھی نہیں۔ احباب سے دعائے شفایابی کے واسطہ ملتجی ہیں +

گوجرانوالہ سے شیر محمد خانصاحب لکھتے ہیں کہ مینے ایک مسجد بنانی چاہی تیاری کی تھی مگر مخالفوں نے اسمیں روک اوٹ ڈالدی ہے اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کرے

سونگھڑہ سے بہار کے علیف صاحب اپنی علالت اور کاروباری مشکلات رفع ہونیکے واسطہ دعا کی تحریک کرتے ہیں +

شملہ سے سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور واپس آ گئے۔ مخالفین کی تقریر ختم ہو چکی۔ ہماری طرف سے جواب الجواب کے واسطہ کوئی دن مقرر نہیں ہوا۔ جلسہ عام ہوتا ہے غیر احمدی بھی شامل ہو کر منکرین خلافت کی حمایت میں شور مچاتے ہیں لہذا آئندہ کے لئے تجویز ہے کہ طرفین سے صرف غیر مبائعین اور مبائعین کی کچھ تعداد شریک ہوا کرے "دشمنان حق کتنا ہی زور لگائیں اور شرارت پر کمر باندھیں "ہلک عن بینۃ" کے مصداق ہو ہی چکے ہیں +

موضع ڈہولنوال (متصل لاہور) میں ایک مولوی وفات مسیح پر گفتگو کا خواہشمند تھا محمد موسیٰ صاحب کی استدعا پر دربار خلافت سے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ...

ضروری تصحیح - ۲۹ جون کے الفضل میں جو فہرست وصایا شائع ہوئی ہے اسمیں نمبر ۱۸۸ پر بجائی بابو عبد المجید کے حسب ذیل نام و پتہ چاہیئے منشی عبد الحمید صاحب فنانس ڈیپارٹمنٹ شملہ خلف الرشید جناب مولوی عمر الدین صاحب +

خبریں

جنگ

واشنگٹن کی تار خبر ہے کہ آرمینین نام امریکن جہاز جو ساحل کارنوال کے قریب تارپیڈو سے غرق ہوا۔ اسمیں بیس نفر اہل امریکہ ڈوب گئے +

جرمن آبدوز موسومہ یو نمبر ۳۹ نے ناروے وغیرہ غیر مصافی طاقتوں کے تین اور جہاز ڈبو دئے کچھ اہل کشتی بچا لئے گئے۔ اور باقی تارپیڈو سے ہلاک +

بالٹک کی بحری جنگ میں یکم جولائی کو جرمن جنگی جہازوں کے ایک دستہ نے جس میں ایک ساحلی مصافی جہاز تھا۔ چار ہلکے کروزر اور کئی تباہ کن کشتیاں بندر ونڈاؤ پر گولہ باری کی اور خشکی پر اترنے کی کوشش۔ مگر غنیم کے یہ حملے پسپا کئے گئے۔ اسکا ایک ڈسٹرائر سرنگ سے غرق کر دیا گیا +

مغربی معرکہ کارزار کی جنگ ارلاس میں فرانسیس کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ جرمنوں نے بیٹنز یرل پر ایک نیا دھاوا کیا مگر باسانی ہٹا دئے گئے +

آرگون میں تین روز تک مسلسل گولہ باری ہوتی رہی۔ غنیم دوبار چڑھ چڑھ کر آیا لیکن پسپا کر دیا گیا۔ پھر ایک ہلہ کیا۔ اور فرنچ خطوط حربیہ میں بگاٹل کے قریب ایک جگہ قدم جما لیے دیگر مقامات پر جرمنوں کو خونریز لڑائی کے بعد ہٹا دیا گیا۔ دریائے یسر کے کناروں پر توپخانوں کے دو دو ہاتھ ہوئے۔ اب ادیس اور آرگون کے درمیان خموشی ہے +

پٹیرز برگ کا پیام برقی (۱ جولائی) مظہر ہے کہ روسی جمعیت نے پیر اور منگل کے دن دریائے نیسٹر کو عبور کرتے ہوئے دشمن کے متعدد حملے پسپا کئے اور کئی سو قیدی گرفتار +

فرانس کی معرکہ آرائیوں میں آرگون کی لڑائی خاص طور پر سخت و خونریز بیان کی گئی ہے۔ ایک مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ دشمن کے دو حملے اور ہوئے۔ مگر پسپا کئے گئے بیٹنز یرل پر بھی پھر بڑے زور شور کی لڑائی ہوئی۔ جسنے جرمنوں کو بالکل روک دیا۔ اور نقصان عظیم پہنچایا +

بلجیم میں جرمنوں نے چار بلجیک باشندوں کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی دی جسے ہی جس سے عوام میں جوش ناراضی پھیل گیا بیس شخص اور زیر تجویز ہیں۔ لوگونکو سخت تشویش ہے کہ نہیں معلوم انکی قسمت کا کیا فیصلہ ہو۔ پبلک جوش کو قیصر جرمنی کے پیام تار سے گونہ تسکین ہو گئی ہے۔ جسکا مدعا یہ ہے کہ آئندہ کسی کو سزائے موت نہ دیجائے۔ جب تک کورٹ مارشل خاص قیصر کی منظوری نہ حاصل کر لے +

پیرس کی تار خبر (۲ جولائی) ہے کہ اراس کے شمال میں زور شور کی گولہ باری ہوئی۔ جرمنوں نے ۳۰ جون کو جو حملہ ضلع بگاٹیل علاقہ آرگون میں کیا نہایت سخت تھا ان کے گولوں نے اگلی خندقوں کو تباہ کر دیا لیکن دوسری فرنچ لائن نے غنیم کے دانت کھٹے کر دئے فرانسیسیوں کے جوابی دھاووں نے نہ صرف اسکو پسپا کر دیا بلکہ پہلی لائن سے بھی دو سو میٹر آگے بڑھ گئے +

روم کا پیام برقی (۲ جولائی) مظہر ہے کہ دشمن نے علاقہ کرینا میں دو جگہ شدید شبخون مارے جنمیں اس نے سرچ لائٹ وغیرہ کا بھی استعمال کیا مگر پسپا کر دیا گیا۔ وادی رسیہ میں اطالین ایک اہم مورچہ پر قابض ہو گئے ہیں +

ونڈاؤ کی شدید گولہ باری صرف ۱۵ منٹ ہی۔ نقصان کچھ نہیں ہوا۔ اور روسی خشکی پر یا سمندر میں بالکل نہیں مارے گئے +

صیغہ وزارت بحریہ کا اعلان مورخہ یکم جولائی) ظاہر کرتا ہے کہ لائٹننگ نام پرانا تباہ کن جہاز کل رات کو کسی سرنگ سے ٹکرا کر یا تارپیڈو کی زد میں آکر تباہ ہو گیا۔ ۱۴ آدمی غائب ہیں +

مغربی محاذ میں پیرس سوشیز وغیرہ کئی مقامات پر یکم جولائی تک شدید گولہ باری ہوتی رہی۔ دشمن نے انگریس پر نہایت خونریز اور مسلسل آتشباری کی۔ پھر رشیا کی سپاہ نے پے در پے حملے کئے۔ مگر ناکام۔ آرگون میں لڑائی زور شور سے جاری ہے۔ جرمنوں نے اور بھی دو جگہ بھاری بموں وغیرہ کی مدد سے قدم جمانے چاہے لیکن بے نتیجہ۔ آخر غنیم کی پیدل فوج نے حملہ کیا۔ پر ادھر کی رائفلوں نے وہ آگ برسائی کہ چھکے چھڑا دئے

مختلف

لندن کی اسلامیہ سوسائٹی نے ان مسلمان جانبازوں کے پسماندگان کی امداد کے واسطہ جو اس جنگ میں کام آچکے ہیں۔ امدادی چندہ کی اپیل کی ہے +

ڈکیتی غازی پور کے متعلق یکم جولائی کو گر بند پور میں گیارہ آدمی پکڑے گئے +

ہفتہ مختتمہ ۲۶ جون میں کل ہندوستان کے اندر ۴۱۲ طاعونی اموات ہوئیں۔ پنجاب میں سب سے زیادہ (۱۹۰) +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷؍ جولائی ۱۵ء

"شروع کرو!"

صدہا امیدواروں نے دو چار دس پانچ دن نہیں۔ مہینے دو مہینے نہیں بلکہ برسوں شاقہ محنتیں کی ہیں بڑی بڑی زحمتیں اٹھائی ہیں دن کے تمام مشاغلِ تفریح اور رات کی میٹھی نیند کو تحصیل علم کے ایک ہی مقصود پر سے قربان کیا ہے سینکڑوں بلکہ ہزاروں روپیہ کتابوں کی قیمت اور فیس وغیرہ مصارف تعلیم پر اٹھ چکا ہے۔ دوران تعلیم کی بے شمار الجھنیں تلخیاں اور قسم قسم کی مشکلات محض اسی دن کی خاطر گوارا کی گئی ہیں کہ امتحان دے کر اسمیں کامیاب ہونگے۔ پاس ہونے کی سند ملیگی تو اس سے طرح طرح کے فائدے اٹھائیں گے۔ ہزار شکر ہے کہ آج وہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ جس امتحان کی اتنی مدت سے تیاری کر رہے تھے اسکے کمرہ میں داخل ہونے کی نوبت آئی۔ پرچے تقسیم ہوگئے ہیں تمام امیدوار بڑی غائر نظران پر ڈال رہے ہیں۔ پُرشوق نگاہیں اُن سوالات کو ڈھونڈھ رہی ہیں جنکے جواب بہ سہولت اور جلد تر لکھے جاسکیں۔ دل ہیں کہ دھڑک رہے ہیں۔ ہاتھ پاؤں پھولے جاتے ہیں۔ سارا پرچہ ایکبار سرسری طور پر۔ پھر ذرا غور سے دیکھنے کے بعد۔ بہت سے دل ہیں جنہیں اپنی کامیابی کا مہینوں پہلے ابھی سے یقین ہوتا جاتا ہے اور بعض مین میں بلند نام و سُرخ رو ہونے کی توقعات اپنی بھینی بھینی مہک سے مشام جان کو باغ باغ کئے دیتی ہیں کئی ایسے ہیں جو سوالوں کی نوعیت اور جوابوں کی سہولت یا اشکال کی نسبت دُھکڑ پکڑ میں پڑکر نتیجہ امتحان نکلنے تک کے لئے آج ہی سے ایک روح فرسا تشویش و تذبذب کا شکار ہو چلے ہیں۔ بعضوں کو صریح ناکامی و یاس کی بھیانک صورتیں اسی گھڑی سے شش جہت میں نظر آنے لگی ہیں غرض ان گوناگوں جذبات و خیالات۔ اور مختلف احساسات و کیفیات کا دلچسپ سماں صدہا سینوں کے اندر ہی اندر ابھی اپنے پورے زور کے ساتھ موجزن بھی نہیں ہونے پاتا کہ اتنے میں صاحب بہادر جو کمرہ امتحان کے نگرانِ اعلےٰ ہیں۔ کمال رعب و داب سے آتے بڑی احتیاط کے ساتھ پرچوں کا پلندہ کھولتے اور حسب ضابطہ تمام امیدواروں میں تقسیم کرا چکنے سے چند منٹ بعد ایک خاص لہجہ میں جس کی اصل کیفیت لفظوں میں ادا ہونی مشکل ہے **باآواز بلند** اِذن عام دیتے ہیں کہ (سوالوں کا جواب لکھنا) **"شروع کرو"**

امتحان کے کئی ایک مضامین ہیں جو شاید ہفتہ بھر میں ختم ہونگے کامیاب ہونے کے لیئے ضروری ہے کہ سب پرچوں کے جواب ایسے لکھے جائیں کہ ہر مضمون میں پاس کرنے کے قابل نمبروں کی کافی تعداد حاصل ہوسکے۔ بعض مضامین لازمی ہیں۔ انمیں فیل ہونے پر کسی امیدوار کو سند کامیابی نہیں دیجاتی۔ خواہ اسے اختیاری مضمونوں میں کیسے ہی اچھے نمبر حاصل کیئے ہوں۔ پھر اول درجہ میں پاس ہونے کے واسطہ ازبس ضروری ہے کہ امیدوار سب مضامین میں بھی مقررہ تعداد پائے اور ساتھ ہی اسکے حاصل کردہ نمبروں کی مجموعی میزان بھی بڑھی ہوئی ہو۔

آسمانی یونیورسٹی کے امتحان میں بھی بہت سی باتیں اسی حالت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔ کامیابی و ناکامی کی بعض شرائط تو بالکل ان زمینی امتحانوں سے ملتی جلتی ہیں۔ چنانچہ **اسوقت** جو امتحان اہل دنیا کو درپیش ہے اس کے متعلق **"شروع کرو"** کی پُرشوکت آواز کبھی کی پڑ چکی ہے سُننے والے سُن چکے ہیں۔ سمجھنے والے اسکے منشار کو سمجھ رہے ہیں۔ پر افسوس اُنپر جو آنکھیں رکھتے ہیں مگر نہیں دیکھتے۔ کان رکھتے ہیں۔ اور نہیں سُنتے۔ اُن کے دل ہیں لیکن سمجھ بوجھ سے خالی۔ اِس امتحان کے تفصیلی حالات کو تو ایک دفتر چاہیئے۔ مگر یہاں اس کے **اہمتر مضامین** پر ہم کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

جب اہل دنیا پر اس قسم کی جانچ کا وقت آتا ہے تو آسمانی گورنمنٹ یہ نہیں دیکھتی کہ انمیں کون کون اپنی من گھڑت یا خانہ ساز معیار کے مطابق کامیابی و سرخ روئی کا امیدوار و خواہشمند ہے کیونکہ اِس خواہش سے خالی تو شاذونادر ہی کوئی ہوتا ہوگا۔ بلکہ وہ سب سے مقدم اس بات کی پڑتال کرتی ہے کہ امیدواران میں سے کون کون اس کے بھیجے ہوئے مامور کو مانتے اور کون کون اسکا انکار کرتے ہیں یہ **پہلا** مضمون سب سے اہم اور اس قدر لازمی ہے کہ بغیر اس کے کوئی شخص آسمانی امتحان میں پاس ہو ہی نہیں سکتا۔ مگر اس کے ساتھ ہی بعض دوسرے مضامین بھی اپنی اپنی جگہ پر ایسے ضروری ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک میں امیدوار کمزور ہو اور گر جائے تو بھی ناکامی کا بڑا خدشہ ہے۔ پس **وہ لوگ** جو اس اہمترین مضمون میں خدا کے فضل سے پاس ہونے کے قابل ٹھیر چکے ہیں۔ بڑے غور اور دلی توجہ سے باقی مضامین کا فکر کریں جن میں :-

دوسرا۔ لازمی مضمون یہ ہے کہ اپنی عملی حالت کو جہانتک ممکن ہو ایمان کے مطابق بنانے میں پوری مستعدی و استقلال سے کوشاں رہیں۔ **تیسرا** اہم مضمون یہ ہے کہ جسمانی مالی اور ہر قسم کی قربانی اِس راہ میں کرنے سے انہیں کسی طرح دریغ ہو جو کوئی باایمان و دیندار کہلاکر دین کی نصرت کے لیئے اپنے مال کو جدا نہیں کرتا وہ "اگر الحمد گوئی صد بجا تند" کے مصداق محض زبانی جمع خرچ کا مرد میدان بنکر کبھی سرخ روئی و کامیابی کا وارث نہیں ٹھیر سکتا۔ **چوتھا** لازمی مضمون یہ ہے کہ مرکز کے ساتھ تعلق قایم رکھے۔ جو لوگ اس پاک علاقہ کو دنیوی مکروہات میں منہمک رہ کر نظر انداز کرتے ہیں انکا انجام اکثر **نفاق** اور پھر اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر صریح کفر و انکار تک پہنچ جاتا ہے۔ **پانچواں** مضمون یہ ہے کہ مامور من اللہ کے ماننے والوں میں شامل ہونے سے جو جو فرائض اور ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ان میں کبھی وقت سُست اور بے پرواہ نہ ہو۔ کیونکہ غفلت کا زنگ چڑھتے چڑھتے روح کو بالکل ناکارہ کردیتا ہے۔ **چھٹا**۔ ضروری مضمون یہ ہے کہ سلسلہ حقہ کے اصولوں کی بزرگداشت میں پوری غیرت رکھتا ہو۔ **ساتواں** یہ کہ حق کی حمایت و اشاعت کے لیئے دلمیں سچی تڑپ اور اعضاء و جوارح میں جیتا جاگتا جوش و اخلاص ہو۔ اسی طرح بعض اور مضامین ہیں جن کی تفصیل موجب طوالت ہوگی۔

پس وہ جماعت جو اِس آسمانی امتحان کے امیدواروں میں بفضل خدا خوشی خوشی اپنا نام داخل کرا چکی ہے قبل اس کے کہ کامیابی کا تصور باندھے اپنے آپ کو الٰہی انعام و اکرام کا مستحق سمجھے۔ اسکا فرض ہے کہ ہر روز نہیں بلکہ ہر وقت اپنے احوال و افعال کا محاسبہ کرتی رہے۔ مبادا اسکے کسی ایک مضمون میں خامی ہو۔ اور خدانخواستہ وہی ناکامی و حسرت کا موجب بن جائے۔ دنیا کے اور لوگوں کی طرف نہ دیکھو کہ وہ کن خرابیوں اور غفلتوں کا شکار ہو رہے ہیں تم اپنا فکر کرو کہ تم پر **خدا کی حجت**

۔۔۔ ہو چکی ہے۔ جو بھی ادنےٰ فروگذاشت یا غلطی آج تم سے سرزد ہوگی۔ یاد رکھو کل ضرور تمہیں اسکی جواب دہی کرنی پڑے گی جتنی ۔۔۔ گی اپنی اصلاح میں غفلت کروگے۔ اور جتنے تم اپنے فرائض کی ادائگی میں تساہل برتوگے اُتنی ہی تمہاری دلی مرادیں متے پرے ہٹتی چلی جائیں گی۔ خدا تعالےٰ کے بیحد وحساب افضال اُسوقت کے منتظر ہیں کہ تم جلد سے جلد اپنی حالات سنوار لو اور میدان عمل میں مستعدی دکھلا کر ان کے اہل ٹھیرو۔ اور خدا کی نظروں میں مقبول ہو۔ تاکہ وہ ابر کرم بنکر تم پر برسیں۔ دیکھو کہیں فیل ہونے والوں کی فہرست میں تمہارا نام درج نہو جائے۔ اِس سے پہلے کہ امتحان ایمان کا نتیجہ نکلے بڑی سختی سے اپنے عملوں کی جانچ پڑتال آپ ہی کرتے رہو۔ ڈرو اِس سے کہ خدا کی نصرت میں تمہاری کسی کوتاہی یا کمزوری سے روک اور تاخیر پڑ جائے۔ خدا کا کسی سے رشتہ نہیں۔ معاذاللّٰہ اگر تم ناکارہ ثابت ہوئے تو ضرور خدا کسی اور قوم کو اپنے دین کی خدمت پر کھڑا کردے گا۔ پھر وہی اسکے فضلوں کی وارث ہوگی +

"صرف پندرہ جلدیں"

دفتر صیغہ اشاعت اسلام سے اطلاع

۔۔۔ ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کی سب سے پہلی جلد یعنی سال اول کا مکمل ۔۔۔ رت سے ختم ہو چکا تہا۔ اور کہیں دستیاب نہو سکتا تھا۔ ۔۔۔ ین سلطان القلم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے دست مبارک سے نکلے ہوئے نہایت لطیف وپُر معارف مضامین درج ہیں۔ اور ان کی علم دوست احباب کو اکثر ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ اسواسطے عموماً ہر طرف سے اسکی مانگ تھی۔ لیکن دینی کاموں میں روزافزوں مصروفیت تاحال مانع رہی کہ اسکا نیا اڈیشن تیار کرایا جاسکے۔ اور اب بھی خدا جانے کب تک اسکا موقعہ نہ ملے۔ مگر حسن اتفاق سے بفضل خدا اس کی صرف پندرہ جلدیں فی الحال مہیا ہوگئی ہیں۔ لہذا جن احباب کو اس کی ضرورت ہو سے ۳ روپے فی جلد کے حساب سے بذریعہ وی۔ پی طلب فرمالیں۔ یہ قلیل تعداد ظاہر ہے کہ چند ہی روز میں ختم ہو جائے گی۔ تو پھر نہیں کہسکتے کب تک انتظار کرنا پڑے؟

نوبت بہ اینجا رسید

معاندین خلافت حقہ کہنے کو تو ابھی

"کہ اپنے آپکو احمدی ہی بتلاتے جاتے ہیں لیکن ان کے احوال واقعی نے کافی سے زیادہ شہادت دیکر ثابت کردیا ہے کہ مرکز سے تعلق توڑ کر انکا استکبار انہیں احمدیت کے اعتقادات صحیحہ سے بہت دور۔ کفر وانکار کے اُس پرلے سرے پر لیگیا ہے۔ جہاں حضرت جری اللہ اور خود نفس اسلام کے بھی سخت ترین دشمن کھڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حال کے مباحثات میں جو کئی روز تک شملہ ۔ میں ہوتے رہے ان کے ذمہ دار وممتاز قائمقاموں نے اپنی زبان سے یہاں تک کہدیا ہے ۔۔

ا۔ مفتری علی اللہ بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایک فسق کا مرتکب ہے۔

نوٹ۔ چلیئے چھٹی ہوئی۔ جناب ختمی مآبؐ کے معیار صداقت اور قرآن کریم کی پرزور تحدی (لو تقول علینا الآیہ) بھی معاذاللہ لغو وعبث ٹھیر گئی۔ کیا کوئی نام کا مسلمان بھی ایسی جسارت کرسکتا ہے؟ انا للہ وانا الیہ راجعون +

ب۔ مسیح موعود کو کافر قرار دینے والے بھی خارج از اسلام نہیں +

نوٹ۔ لیجیئے جمہور اسلام کا مسلمہ عقیدہ بھی ملیامیٹ ہو گیا جب معاذاللہ اُسکی تکفیر تک موجب کفر نہو تو پھر اسکے کفر وانکار کا تو ذکر ہی کیا۔ لہذا خدا کے تمام تر وعدے جو اسکے راستبازوں کی معرفت ہزارہا برس سے ملتے رہے۔ اور سرور انبیاءؐ کی حتمی بشارتیں بھی نعوذباللہ نرے ڈھکوسلے ٹھیرے۔ کیونکہ اسطرح شخص موعود کی بعثت ہی سرے سے بے سود ثابت ہوتی ہے +

ج۔ مسیح موعود کو کوئی وحی نہیں ہوئی جس میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑہنے کو قطعاً حرام قرار دیا گیا ہو۔ اور آپ نے یہ جو لکھا ہے کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے پر حرام ہے الخ محض آپکا اپنا اجتہاد ہے +

نوٹ۔ تو گویا "خدا نے مجھے بتایا ہے" اجتہاد کیا محض ایک کذب وافترا ہے مسیح موعود کا خود تراشیدہ لعنت اللہ علی الظالمین

د۔ "مسیح موعود کی کوئی وحی ہمارے لیئے حجت نہیں"

نوٹ۔ یہ ہے اصل مقطع کا بند۔ بھلا جب کفر یا ارتداد کا زہریلا مواد یہانتک ترقی کرگیا ہو تو پھر حیل وحجت کی ضرورت اور بحث ومناظرہ کا موقعہ ہی کیا باقی رہ گیا ہے۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ نے ایک مخلص کو بجا نصیحت فرمائی کہ چھوڑو اس گفتگو کو۔ اب یہ لوگ قابل خطاب بھی نہیں رہے (مفہوم وملخص) کوئی ان عقل کے دشمنوں سے پوچھے کہ جب مسیح موعودؑ کی وحی حجت ہی نہیں تو اس بکواس سے کیا فائدہ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز کی ممانعت میں حضرت کا کوئی الہام نہیں وغیرہ +

ہ۔ کوئی غیر صاحب شریعت نبی۔ نبی نہیں کہلا سکتا۔ جو اسے نبی کہے وہ کافر ہے

نوٹ۔ تو کیا معاذاللہ رسول کریمؐ نے نبی اللہ کے نام سے کسی ایسے شخص کی خبر دی ہے جو آپؐ ہی کی شریعت کو منسوخ کرکے اپنی نئی شریعت جاری کرے گا +

و۔ کسی غیر صاحب شریعت نبی کا منکر کافر یا دائرہ اسلام سے باہر نہیں ہوسکتا۔

ز۔ حضرت صاحب کو جو خاتم الخلفاء کہتا ہے وہ افترا کرتا ہے۔

ح۔ حضرت صاحب کا جتنا مکالمہ ومخاطبہ معمولی عورتیں بھی اِس امت میں کرتی رہی ہیں

ط۔ حضرت صاحب کیلیئے کوئی مخصوص پیشگوئی نہیں وغیرہ وغیرہ من الہفوات

الغیب عند اللہ

آجکل اخبارات میں چرچا ہے کہ ولایت کے ایک سر آوردہ ہمعصر موسومہ "ورلڈ میگزین" میں خاتمہ جنگ اور اسکے اثرات کے متعلق نہایت تحیر خیز پیشگوئی شائع ہوئی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ عالمگیر لڑائی اواخر جولائی تک ختم ہوجائے گی۔ مگر ذرا تھوڑی چھیڑ چھاڑ اکتوبر تک باقی رہے گی۔ اور امن ومصالحت کی تکمیل عملی طور پر شروع ۱۹۱۶ء میں ہوگی۔ اور اس سال سے ایک حیرت انگیز زمانہ شروع ہوگا قومونکی بیداری علوم وفنون کا دور جدید روحانی زندگی کا آغاز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اور یہ ساری تبدیلیاں مشرق کے ایک مرد عاقل انسان کامل کے زیر ہدایت وجود پذیر ہونگی جو ایک مشہور اور وقیع شخصیت رکھتا ہوگا۔ اور اسکا نام عنقریب ظاہر ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب +

نکات معرفت سر بتائید خلافت

از افاضات حضرت مولنا و بالفضل اولنا احسن المناظرین
جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہوی ادام اللہ فیضہم بطول حیاتہم

حدیث ذیل کا ذکر ہو رہا تھا۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم انکم ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیہ القیراط فاذا فتحتموھا فاحسنوا الی اھلھا فان لھا ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصھرا۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلعم نے بے شک تم قریب فتح کرو گے شہر مصر کو جو ایک زمین ہے کہ جسمیں قیراط کا ذکر وہاں کے بازاریوں کی زبان پر معاملات میں بہت جاری رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ اُس قوم کے مزاج میں دنارت اور خسّت ہے۔ کیونکہ قیراط کا وزن بیسواں یا چوبیسواں حصہ دینار کا ہوتا ہے۔ پس معاملات میں اسکی نسبت بڑی توجہ کرکر اگر شدت سے اُسکا حساب کتاب کیا جاوے تو یہ شدت نص ولا تنسوا الفضل بینکم کے خلاف ہے اور وبال ہے اہل عالم کی دنارت اور خسّت پر باوجود اسکے نبی کریم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ۔ فاذا فتحتموھا فاحسنوا الی اھلھا فان لھا ذمتہ ورحما او قال ذمتہ وصھرا۔ یعنی فرمایا کہ جبوقت تم فتح کرو مصر کو پس اُن کے اہل کی طرف احسان کیجیو کیونکہ اہل مصر کے لیئے ذمّہ ہے اور حرمت ہے یا ذمہ اور قرابت ہے اور یہ ذمہ اور قرابت صرف اس قدر ہے کہ حضرت ابراہیم بیٹے حضرت صلعم کی والدہ ماریہ قبطیہ تھیں جو انکی قوم میں سے تھیں یا حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل ع کی والدہ اہل مصر سے تھیں غرض اسی قدر علاقہ مصاہرت سے نبی کریم صلعم نے اہل مصر پر احسان کرنے کا امر فرمایا پس بڑا افسوس ہے منکرین خلافت لاہوریوں پر کہ بسبب شدت تعصب کے ان منکرین حضرت خلیفہ فضل عمر کو نہ تو یہ خیال آتا ہے کہ حضرت فضل عمر حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کو تعلق مصاہرت کا حاصل ہے۔ نہ اون الہامات پر نظر کرتے ہیں جو حضرت فضل عمر رض کی نسبت بڑے نمود و شور کے ساتھ حضرت جری اللہ کو ہوئے تھے جن کا غل و شور ایک دنیا میں قبل از ولادت ہی واقع ہو چکا تھا۔ دیکھو سبز اشتہار کو اور نہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم کو جو کچھ اعزاز دینی یا دنیوی حاصل ہوا ہے وہ حضرت جری اللہ کا ہی طفیل ہے ولکن الکد امن الاحسانات اللئیمۃ اور نہ اسبات کا خیال آتا ہے کہ حضرت خلیفہ فضل عمر رض صاحب کو اس مدت ایک سال تین ماہ میں کیسی کیسی تائیدات آلہی پہونچی ہیں جو پورا اعجازی رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں بحکم آنکہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد ۲۴/۱۱ اور نہ اسطرف خیال کرتے ہیں کہ یوم مخالفت اور انکار سے ان منکرین کو کس قدر ذلت اور رسوائی پہنچ رہی ہے۔ اور اسپر علاوہ یہ کہ اسی آیت کے آگے ہی اللہ تعالیٰ مخالفین ظالمین کی نسبت فرماتا ہے کہ یوم لا ینفع الظالمین معذرتھم ولھم اللعنۃ ولھم سوء الدار ۲۴/۱۱ کیونکہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے لیے یہی دونوں امر یعنی تائیدات اور نصرت آلہی فرقہ حقہ کے لیے۔ اور ذلت اور رسوائی فرقہ باطلہ کے لیے دو نشان عظیم الشان ہیں صدق اور کذب کے لیئے کما شھدت بھما الکتاب والسنّت و الہامات المسیح الموعود انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک وغیرہ وغیرہ۔ پھر باوجود دعاوی علم اور فضل کے اندھا دھند افترا اور بہتان اور سبّ وشتم اہل بیت نبوت اور اہل حق کی کرتے چلے جاتے ہیں ؎

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندئی خدا

ومن یکی برسول اللہ نصرتہ ان تلقہ الاسد فی اجامھا تجم
الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والسلام خیر ختام

ایک نکتہ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک معتبر حدیث ہے کہ:۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ اسلیئے لازم ہوا کہ ان علماء کے اختلافات کو مٹانے کے لیئے کوئی ایسا وجود مبعوث ہوتا جو ان سے بڑھ کر ہو۔ اور دوسری طرف علماء اس بات کے بھی مدعی ہیں کہ حضرت عیسٰے اس خیر امتہ کی اصلاح کے لیئے تشریف لادیں گے۔ حالانکہ وہ بھی ایک نبی منجملہ انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ پھر نبی بھی کیسے جن کی زندگی میں کئی قسم کے سقم نظر آتے ہیں۔ اور اگر اناجیل کی رُو سے دیکھا جائے۔ تو ان کی نبوت تک ثابت نہیں ہو سکتی۔ یہ جائیکہ علماء کا نبیا نبی اسرائیل کی اصلاح کریں۔ پھر ان کی تو بعثت بھی چند ہی اقوام کیطرف تھی۔ لیکن یہاں تمام جہان کی اصلاح کرنی ہے اور وہ تو اپنی محدود سے چند اقوام کی اصلاح بھی بمشکل کر سکے چہجائیکہ تمام جہان کی اصلاح کریں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ کوئی ایسا وجود مبعوث ہونا چاہیئے جو علماء کانبیاء بنی اسرائیل کی اصلاح کر سکے۔ اور وہ ہو نہیں سکتا۔ جبتک کہ کانبیاء سے نکل کر زمرۂ انبیاء میں شامل نہ ہووے۔ اور پھر بھی ایسا عظیم الشان کہ بلحاظ نبوت انبیاء بنی اسرائیل سے ہر شان میں بڑھ کر ہو۔

دوسری طرف حق سبحانہٗ و تعالیٰ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی نسبت سورۂ جمعہ میں بشارت دیتے ہیں۔ لہذا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی عظیم الشان نبی ہیں جنہوں نے فرمایا تھا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ اور اب بروزی رنگ میں مبعوث ہوئے ہیں اور جن کے وجود میں حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ علیہ التحیۃ والسلام نے ظہور فرماکر قرآن مجید فرقان حمید کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ٭

(احقر مرزا محمد افضل خان احمدی۔ شملہ)

کِس سے سیکھا ہے؟

مرے محمود پر تہمت لگانا کِس سے سیکھا ہے
یہ اپنا نام محسن کش رکھانا کِس سے سیکھا ہے
مسیح وقت کے در پر نہ جانا کِس سے سیکھا ہے
"مدینہ" کا بغاوت گڑھ بنانا کِس سے سیکھا ہے
خدا کے پاک لوگوں کو ستانا کِس سے سیکھا ہے
ہٹے خود اور لوگوں کو ہٹانا کِس سے سیکھا ہے
خلیفہ کی نہ بیعت کی خدا سے دُور ہو بیٹھے
یہ اب دو دو خلیفوں کا بنانا کِس سے سیکھا ہے
خلافت تو خدا کی ہے جسے چاہے عطا کر دے
خدا کے کام کو خود ہی بنانا کِس سے سیکھا ہے
جسے کہتے ہو بچہ تم خدا کا اسپہ سایہ ہے
بڑھاتا ہے خدا اسکو گھٹانا کِس سے سیکھا ہے
ہزاروں شیر اس شیر خدا کے پاس بیٹھے ہیں ٭
یہ گیدڑ بھبکیوں سے دل ڈرانا کِس سے سیکھا ہے

اشاعت نام سے لیکر۔ لیا ہے لوٹ دنیا کو
پرائے مال کو اپنا بنانا کس سے سیکھا ہے
مقام قادیان کو چھوڑ کر لاہور جا بیٹھے
پرے مرکز سے ہٹ کر بیٹھ جانا کس سے سیکھا ہے

(عزیز الرحمٰن انور)

سُبحانک ھٰذا بُہتانٌ عظیم

صدیق حسن خان دکھنی نے اخبار پیغام ۱۷۔ جون میں اس عاجز پر ایک گندہ افترا باندھا ہے۔ کہ گویا میں نے اسکے سامنے قادیان یا کسی اور جگہ حضرت مسیح موعود کو خاتم النبیین پیش کیا ہے۔ یا یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا خاتم النبیین ہونے پر کوئی الہام ہے میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے آجتک کبھی حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کے بالمقابل ٹھیرا کر خاتم النبیین نہیں کہا۔ یہ محض جھوٹ ہے افترا ہے۔ کذب ہے۔ اور بہتان ہے۔ جو صدیق حسن خان نے میری طرف منسوب کیا ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ یہ کذب محض غلط فہمی کا ہی نتیجہ نہیں۔ بلکہ عمداً شرارت کے طور پر میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ کیونکہ میں نے اس سے پیشتر نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ صدیق حسن کے سامنے بہت سے لوگوں کو گواہ ٹھیرا کر حلفیہ بیان کر دیا ہوا ہے کہ میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا یہ محض آپ کا افترا ہے جو آپ بیجا اور بوجہ عناد کیوجہ سے ہماری طرف منسوب کرتے ہیں مگر باوجود ہماری حلفیہ بیان کے صدیق حسن نے پھر بھی اس کذب کو ہماری طرف منسوب کیا اور گویا اپنے ہاتھ سے اپنے کذب صریح بولکر اپنے کذاب ہونے پر مہر لگا دی۔ اور اس نے نہ صرف ایک جھوٹ بلکہ کئی ایک جھوٹ لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ جھوٹ ہے جو اس نے میری طرف منسوب کیا ہے۔ باقی اسنے جو برادرم مکرم شیخ عبد الرحیم صاحب سعود اگر چرم کی بابت لکھا ہے وہ بھی اسنے خود ہی افترا کر کے انکی طرف منسوب کیا ہے۔ صدیق حسن صاحب نہ صرف افترا باندھنے میں اپنا بھلا جانتے ہیں بلکہ وہ کھلے طور پر مکذب مسیح موعود ہونے میں بھی اول نمبر پر ہیں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کے سامنے صاف اور صریح لفظوں میں یہ کہا کہ مسیح موعود کی بات ہمارے لئے حجت نہیں اور یہ جو مسیح موعود نے اپنی نبوت کے ثبوت میں قرآن سے استدلال پیش کیا۔ یہ محض غلط اور بیہودہ ہے اگر صدیق حسن صاحب اس بات سے انکار کریں تو ہمارے×

× پس ان کو وہ تحریر بھی دکھا دیں گے جو موجود ہے جو مناسب وقت پر شائع کی جائیگی۔ پس صدیق حسن صاحب نہ صرف کاذب اور کذاب ہی ہیں۔ بلکہ مکذب مسیح موعود بھی ہیں۔ والسلام (خاکسار سعدی از لاہور)

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمدؐ

تصدیق المسیحؑ

اسمہٗ احمدؐ کا مصداق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کا دعویٰ ہے کہ وہ ان سے بڑھ کر انبیاء کی عزت کرنے والے اور قرآن کریم کی حرمت کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔ وہ اپنے اس دعویٰ میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو باوجود اعتراف خدمت اسلام و دفاع عن اعداء الاسلام کے ایک کافر اور اسلام کا دشمن قرار دیتے ہیں ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ لوگ اپنے دعوے میں صادق ہیں یا نہیں۔ انبیاء سے محبت رکھنے کی علامت کیلئے اور قرآن مجید کے سمجھنے اور اسکے ارشادات پر ایمان لانے کی کیا نشانیاں ہیں۔ بلاریب ہر ایسے شخص کا عقیدہ یہ ہونا چاہئیے کہ وہ قرآن کریم کو نہ صرف ایک غیر مبدل کتاب زمانہ گذشتہ کے لحاظ سے مانے بلکہ اسکا یہ بھی عقیدہ ہونا چاہئیے کہ آئندہ زمانہ میں قرآن کریم ہر قسم کی تبدیل، تحریف، ترمیم، تنسیخ سے عام اس سے کہ لغوی ہو یا معنوی محفوظ رہے گا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

اس ضمن میں یہ سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات ہر اک زمانہ میں قائم رہیں۔ اور ایسا نہ ہو گا کہ کسی زمانہ میں وہ کچھ معنی دیں اور کسی زمانہ میں کچھ اور۔ یوں سمجھو کہ اقیموا الصلوٰۃ کے معنی اگر آج سے تیرہ سو برس پیشتر نماز کا قائم کرنا اور اسکا حکم ہے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی زمانہ ایسا آوے جس میں آیت مذکورہ کے یہ معنی ہوں کہ نمازوں کا قائم کرنا اب ہو چکا اور اب ضرورت نہیں۔ اسی طرح تمام وہ آیتیں ہیں جو انبیاء کے واقعات اور انکی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتی ہیں کیونکہ زندہ کتاب اور زندہ مذہب کی علامت یہ ہے کہ اسکی ساری باتیں زندہ ہوں۔ اور زندہ رہیں۔ لیکن اگر ہم غیر احمدی اصحاب کے عقاید کو ایکطرف رکھکر مذکورہ بالا اصول پر منطبق کرنا چاہیں تو معلوم ہو گا کہ نہ صرف انکے عقاید غلط ہی ہیں بلکہ ایسے فاسد ہیں کہ ان سے اسلام کی شرف میں فرق آتا اور قرآن کریم کی ہتک ہوتی ہے۔ قبل اسکے کہ ہم اپنے اس دعویٰ کو کھول کر بیان کریں۔ ہم غیر احمدی اصحاب کے عقاید ذیل کو اپنے ناظرین کرام سے پیش نظر رکھنے کی درخواست کرتے ہیں ✤

(۱) حضرت عیسےٰ علیہ السلام ناصری بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ ہیں۔ اور وہ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔

(۲) جب وہ آئیں گے تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ امت محمدیہ کے ایک فرد ہوں گے ✤

(۳) انکی زندگی کی ابتداء نبوت سے ہوئی اور معراج کمال یہ ہو گا کہ کمالات نبوت اُن سے سلب کر لئے جائیں گے اور انکی حیثیت ایک امتی سے زیادہ نہوگی ✤

(۴) بنا بر عقاید مذکورہ بالا یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ وحی نبوت جو انبیاء کی حیات اور انکی روح رواں ہے وہ بھی ان سے لے لی جائیگی کیونکہ از روئے عقاید غیر احمدی اصحاب وحی نبوت غیر نبی پر نہیں آتی۔

اب ایکطرف تو یہ عقاید ہیں اور دوسری طرف قرآن شریف کی آیتیں ہیں جنہیں منشاء الٰہی کی تفصیل کرتے ہوئے نبوت کو اعلیٰ ترین نعمت سے قرار دیا ہے۔ ان آیتوں سے روشن ہے کہ جبتک بندہ اپنے اندر کوئی تبدیلی بھلائی اور برائی کیطرف نکرے اللہ تعالیٰ بندہ کی حالت کو نہیں بدلتا اور یہ ایک قانون الٰہی ہے جسمیں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ اب سوال ہے کہ حضرت مسیحؑ کا آسمان پر رہنا اور دوبارہ دنیا میں آنا یہ سب فعل الٰہی ہے لیکن بغیر اسکے کہ کوئی فعل ایسا حضرت مسیحؑ سے سرزد ہو جو نعوذ باللہ من ذٰلک سلب نبوت کا باعث ہو۔ خداوند تعالیٰ جو انبیاء سے پیار کرنے والا ہے اُن سے نبوت کی نعمت چھین کر اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کی نعمت سے محروم کر دیگا۔ علاوہ بریں جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے کہ ان عقاید فاسدہ کے مان لینے سے قرآن کریم اور اسکے معنی میں خلاف منشاء الٰہی تنسیخ ماننا پڑے گا۔ مثلاً سورۃ صف کی آیت یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمدؐ ✤

جو لوگ حضرت عیسےٰؑ ناصری کی حیات جسمانی و رفع الی السماء بجسدہ العنصری کے قایل ہیں۔ اور اسبات کو مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ ناصری دوبارہ دنیاوی زندگی کے ساتھ دنیا میں تشریف لائیں گے وہ لوگ اگر تدبر سے کام لیں تو بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن مجید کے آیات تا قیامت اپنی حالت پر رہیں گی۔ اور انمیں کسی قسم کی تبدیل۔ ترمیم و تنسیخ کسی زمانہ میں نہ ہوگی اب ایسی

حالت میں جب حضرت عیسیٰ ابن مریم ناصری دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور قرآن مجید کی تلاوت کرینگے تو اوس وقت انکی زبان مبارک سے یہ نکلنا چاہیئے کہ "اے بنی اسرائیل کی قوم میں رسول تھا اللہ کا طرف تمہارے (کیونکہ غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق بوقت نزول آمدثانی رسول نہیں بلکہ امتی ہونگے) تصدیق کرتا تھا توریت کی جو تمہارے ہاتھ میں تھی (کیونکہ اوس وقت وہ قرآن مجید کے پیرو ہونگے اور قرآن مجید اُن کے ہاتھ میں ہوگا) اور بشارت دی تھی میں نے ایک رسول کی جو ہمارے قبل آچکے اور انکا نام احمد تھا۔ (بعدی کے بجائے قبلی کہنا اوس وقت صحیح ہوگا) اب کیا کوئی ایماندار مسلمان اس قسم کا عقیدہ رکھ سکتا ہے کہ کسی زمانہ میں آیات قرآنی میں اس قدر رد و بدل ہو جائے گی۔ (نعوذ باللہ من ہٰذہ الہفوات)۔

قوم بنی اسرائیل پر حجت پوری ہو نہیں سکتی جب تک وہ پہلے وفات مسیح کے مسئلہ پر اور ویسے قرآن کریم ایمان نہ لاویں۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک وفات مسیح کا مسئلہ سمجھ میں نہ آلے تب تک حضرت احمد علیہ السلام کی حقیقی شناخت نہیں ہو سکتی اور احمد علیہ السلام کی شناخت میں دھوکہ ملیگا۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلعم پر بھی ایمان کامل نہیں ہو سکتا

قبل اسکے کہ غیر احمدی اصحاب حضرت احمد علیہ السلام کے بارہ میں گفتگو کریں کہ اس سے کون شخص مراد ہیں۔ وفات مسیح ناصری کے مسئلہ کو سمجھ لیں۔ اور اسبات پر ایمان لے آویں کہ حضرت عیسیٰ ناصری کا مانند اور نبیوں کے رفع ہوا۔ اور آنے والے مسیح موعود ہرگز مسیح ناصری نہیں ہیں بلکہ کوئی دوسرا شخص مراد ہے +

احمدی اور غیر احمدی میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ غیر احمدیوں کے برخلاف احمدی بنی اسرائیل کی قوم (پرستاران مسیح ناصری) پر وفات مسیح کے مسئلہ کو ثابت کر کے احمد علیہ السلام کے آمد کی خبر اونکو سناتے اور اس پیشگوئی سے اون پر حجت قائم کرتے ہیں۔ جناب مسیح ناصری کو زندہ مانکر پرستاران مسیح پر اس آیت شریفہ سے حجت قائم ہو ہی نہیں سکتی +

حضرت مسیح ناصری کی آمد ثانی پر بھی یہ مسئلہ کافی روشنی ڈالتا ہے۔ کیونکہ اگر پھر وہی دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں تو آیت شریفہ کے ترتیب پر اعتراض اور اوسمیں رد و بدل ماننا پڑیگا جو کسی صورت میں ممکن نہیں +

چونکہ حضرت مسیح ناصری کی قوم بنی اسرائیل میں یہ غلط فہمی پھیلنے والی تھی کہ حضرت عیسیٰ رسول نہیں بلکہ اللہ و ابن اللہ ہیں۔ شریعت (توریت شریف) موجب لعنت اور کفارہ مدار نجات ہے۔ مسیح پھر خود ہی دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اس لیئے خداوند عالم نے مسیح کی زبان مبارک سے یہ کہلوایا۔ تاکہ بنی اسرائیل کی قوم پر قیامت تک حجت پوری ہوتی رہے اور قرآن مجید میں اسکو اسلیئے درج کیا تاکہ قیامت تک بلا تبدیل ترمیم و تنسیخ کے محفوظ رہے اور حضرت عیسیٰ ناصری کی زبان مبارک سے یہ فیصلہ ہوگیا کہ:۔

میں اللہ یا ابن اللہ نہیں۔ خدا کا رسول ہوں قوم بنی اسرائیل کی طرف۔ یہ عقیدہ کہ شریعت موجب لعنت اور کفارہ مدار نجات ہے غلط ہے۔ بلکہ میں توریت شریف (شریعت) کا مصدق ہوں۔ اور میں دوبارہ پھر دنیا میں نہیں آؤنگا بلکہ ہمارے بعد حضرت احمد علیہ السلام رسول اللہ تشریف لائیں گے +

قبل اسکے کہ غیر احمدی اصحاب احمد علیہ السلام کے نام پر بحث کریں کہ اس سے کون شخص مراد ہیں انکو چاہیئے کہ وفات مسیح ناصری کے مسئلہ کو سمجھیں جب وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ سمجھ میں آجائے تو بعد اقرار کرنے اور اس بات پر صدق دل سے ایمان لانے کے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصری کا مانند اور نبیوں کے رفع ہوگیا اور پھر وہ دوبارہ اس دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے احمد علیہ السلام کے بارہ میں تحقیقات کریں۔ ورنہ اسپر بحث اوٹھائیں۔ ورنہ لغو حجت بازی کا کوئی نفع نہیں۔ مومن کی شان ہے کہ لغو باتوں سے پرہیز کرے +

قائلین حیات مسیح ناصری کا اس مسئلہ پر زبان کھولنا گویا اپنی جہالت پر فخر کرنا اور اپنی نادانی کا ثبوت دینا ہے۔ غیر احمدی اصحاب کو پہلے یہ بتانا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ ناصری قیامت تک رسول رہیں گے کسی زمانہ میں امتی نہیں ہونگے وہ توریت شریف کی تصدیق کرنے والے ہیں کسی زمانہ میں وہ قرآن مجید کے پیرو نہیں ہونگے۔ اور قرآن مجید ہاتھ میں لیکر اوسکی تبلیغ و اشاعت نہیں کرینگے وہ خود پھر دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ بلکہ مانند اور نبیوں کے ان کی وفات ہوگئی۔ اور اُن کے بعد احمد صلعم رسول اللہ کے آنے کی خبر ہے کل باتیں ترتیب کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور ہوتی رہینگی +

ایک افسوس یہ بھی ہے کہ ترتیب قرآنی کو غلط اور خصوصاً حیات مسیح ناصری کو ثابت کرنے کے لیئے بعض لوگ حرف و کو آڑ بناتے ہیں۔ اور ترتیب میں الٹ پھیر کا شور مچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مخاطب کرنا فضول ہے کیونکہ ان لوگوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ احمد علیہ السلام کی حسد عداوت میں قرآن مجید کی، اعلیٰ تعلیمات کو بھی وارشادات کو بھی الٹ پلٹ کردیں +

آیت شریفہ مندرجہ صدر میں بعض لوگ بعدی کے لفظ سے بحث کرتے ہیں مگر کم سے کم اتنا ہی غور نہیں کرتے کہ قرآن مجید کتاب من بعد موسیٰ ہے کتاب من بعد عیسیٰ کیوں نہیں آیا۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ نہیں ہیں ؟ اسی طرح آیت شریفہ من قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ پر بھی غور کرو اور آنکھ کھولکر دیکھو کہ یہاں پر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔ قرآن مجید تو حضرت عیسیٰ ناصری کے بعد نازل ہوا کیا انجیل شریف ہدایت نامہ نہیں اوس میں رحمت و نور نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے۔ بات صرف اس قدر ہے کہ حضرت عیسیٰ ناصری تو صاحب شریعت رسول نہیں نہ انجیل شریف شریعت کی کتاب ہے توریت شریف شریعت کی کتاب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت رسول ہیں۔ قرآن مجید بھی شریعت کی کتاب ہے اسلیئے اوس مناسبت کے لحاظ سے شریعت کی کتاب اور صاحب شریعت رسول کے بعد ہونے سے اس نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ ناصری کے وجود و رسالت کی نفی نہیں نکل سکتی ہے۔ اسیطرح چونکہ حضرت عیسیٰ ناصری صاحب شریعت رسول نہیں بلکہ توریت شریف جو شریعت کی کتاب ہے اوسی کی تبلیغ و اشاعت کرنیوالے ہیں اپنی مناسبت کے لحاظ سے اپنے مثیل کے بارے میں کہا کہ شریعت کی کتاب کی اشاعت کرنے والے ایک رسول ہمارے بعد آئیں گے اونکا نام احمد ہوگا +

ہاں یہ ضروری بات ہے کہ انجیل شریف میں حکمت و نور تھا اس سے انکار نہیں خود قرآن مجید اسکا مصدق ہے مگر چونکہ شریعت کی کتاب کتاب کے نام سے موسوم نہیں تھی اسلیئے قرآن مجید کتاب من بعد موسیٰ ہے اور توریت شریف کی نسبت ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ ہے قرآن مجید کتاب من بعد عیسیٰ نہیں ہے اور انجیل شریف من قبلہ کتاب عیسیٰ اماماً ورحمۃ نہیں ہوئی اسیطرح حضرت محمد مصطفےٰ صلعم میں صفت احمد تھی اور بلحاظ صفت کے آپ بہت بڑے احمد اور حضرت احمد قادیانی کو جو کچھ ملا ہے وہ آپ سے ملا ہے وہ خود فرماتے ہیں

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود + آں نہ از خود از ہماں جائے بود + حضرت عیسےٰ ناصری نے من بعدی اسمہٗ احمد فرمایا ہے۔

جسطرح انجیل شریف کے بارہ میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ اوسمیں حکمت و نور نہ تھی اسیطرح سے ہم ہرگز اسبات پر ایمان نہیں رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم میں صفت احمد نہ تھی۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ محمد مصطفےٰ صلعم میں صفت احمد تھی اور حضرت احمد قادیانی کو جو کچھ ملا ہے وہ حضرت محمد صلعم کے دریا سے ملا اور یہ انہیں کی شریعت کی پیروی کا نتیجہ ہے۔ مگر آیت شریفہ میں جس رسول کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اوسمیں صفتہً احمد نہیں بلکہ اسمہٗ احمد ہے۔ محمد مصطفےٰ صلعم کا نام احمد نہ تھا بلکہ آنجناب میں صفت احمدیت تھی اسلیئے بلحاظ نام احمد کے احمد سے مراد حضرت احمد قادیانی ہیں +

(خاکسار محمد سعید المحسن غلامان حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(صوبہ بہار)

دعوت الی الخیر

پنجاب میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی دو تقریریں پچھلے ہفتے موضع چنگا بنگیال میں ہوئیں۔ جو لوگوں نے بڑی توجہ سے سنیں۔ مولوی محمد فضل صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بعض خواص و عوام سے گفتگو کرنے پر پتہ لگا کہ مقامی اشخاص کے اکثر شکوک متعلقہ سلسلہ حقہ رفع ہو گئے ہیں مولانا کا طرز تقریر لطیف و دل نشین تھا۔ سامعین کی تعداد بھی معقول تھی حاضرین جلسہ میں بعض بڑے بڑے شریر بھی شریک تھے۔ مگر ماشاء اللہ مولوی صاحب کی طرز کلام نے انکو بھی دبکر رکھا تھا۔ آپنے تمام احادیث متعلقہ مہدی سنا کر سمجھایا کہ یہ احادیث صرف ایک ہی مہدی کیلئے نہیں بلکہ کئی مہدی ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ فلاں فلاں مہدی فلاں فلاں سنین میں ہوئے۔ سادات میں سے بھی مہدی ہوئے ہیں مگر جس مہدی کا ماننا تمام لوگوں پر فرض ہے وہ صرف آخری مہدی ہے۔ اور وہ فارسی الاصل ہونا تھا۔ حدیث حارث حرات (ابوداؤد) سے اور ان لمهدینا آیتین الخ سے اسبات کو بخوبی سامعین کے ذہن نشین کرا دیا۔ دوسرے دن کی تقریر میں غیر احمدیوں نے اپنا ایک مولوی مقابلہ کیلئے بلایا ہوا تھا۔ جب مولانا صاحب نے اپنی تقریر ختم کی تو اس مولوی کو غیر احمدیوں نے کہا کہ انہوں نے مرزا صاحب کو امام مہدی ثابت کیا ہے تم اٹھ کر ان کے مقابلہ میں کچھ بیان کرو جب وہ مولوی اٹھنے لگا تو مولوی محمد ابراہیم صاحب نے ایک دردناک لہجہ سے اٹھ کر زور سے کہا کہ مولوی صاحب خدا تعالیٰ کا خوف کر کے اور اس دن کو مدنظر رکھ کر کہ جس دن یہ لوگ تیرے کام آئیں گے اور نہ آپ ... تعصب کر ... کے بے شک تردید کرلو۔ اللہ اللہ یہ آواز کیا تھی کہ وہ غیر احمدی مولوی سنتے ہی مبہوت ہو گیا۔ اور کھسیانا سا ہو کر کہنے لگا کہ مجھے اس تقریر پر کسی قسم کا اعتراض نہیں۔ اور جب لوگوں نے بہت ہی تنگ کیا۔ تو پھر بھی کہنے لگا کہ یہ تقریر بہت ہی اچھی قرآن حدیث کے حوالوں سے کیگئی ہے۔ میں اسپر کیوں اعتراض کروں۔ الحمدللہ کہ میدان ہمارے ہاتھ آیا۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ نتیجہ بہت ہی اچھا نکلیگا۔ مولوی صاحب فرداً فرداً بھی لوگوں کو سمجھاتے رہے۔ ایک صاحب علی بہادر ریٹائرڈ اسسٹنٹ نے بیعت کا خط بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کیا ہے اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ اور دیگر سعیدوں کو بھی راہ دکھائے۔

فہرست نو مبائعین

غلام نبی صاحب - بمبئی
اہلیہ صاحبہ نظیر الدین احمد صاحب تاراپور
محمد معین الدین صاحب پوسٹ آفس آرہ
سید محمد یونس صاحب " "
عبد الغفور صاحب - نیوں
بابو نظام الدین صاحب - برہما
رعایت اللہ صاحب جہلم
محمد مقبول صاحب ٹھیکیدار کشمیر

بیعت خلافت

بابو خان صاحب پنام (ہوشیارپور)
دل محمد صاحب گٹھیالیاں (سیالکوٹ)
اللہ دتا صاحب " "
مسماۃ کرم بی بی " "
عبد اللہ صاحب " "
بشیر احمد صاحب " "
اللہ بخش صاحب لورالائی بلوچستان
عبد اللہ " "
والدہ سید رحمت علی شاہ صاحب چک ۱۸۴ گجرانوالہ
(میزان ۱۷ اکس)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپنے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا قیمت ۱۰۰ روپیہ فی تولہ ہے ۞

ترکیب استعمال: ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ خاص کر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں۔ انکے لئے بہت مفید و اکسیر ہے ۞

سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگت تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و غیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ مشہدی۔ پشاوری یا دامی سیاہ۔ سفید۔ سوتی۔ نسری۔ صافے سفید ہر قیمت کے مل سکتے ہیں:۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان (گورداسپور)

الفضل میں اجرتی اشتہارات

صرف وہی شائع ہو سکتے ہیں جنمیں شرعاً قانوناً واخلاقاً کوئی پہلو اعتراض کا نہ نکلتا ہو۔ اسلئے مشتہر صاحبان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ شرح اجرت اجیبی معتدل ہوگی مگر جو ایک دفعہ طے ہو جائے اس میں کمی بیشی نہیں کیجائیگی۔ مفصل نرخنامہ ذیل کے پتہ سے منگائیں۔ واضح رہے کہ ہمارا اخبار بفضلہ ایک مسلمہ قومی آرگن ہے اور اس کا ایک ایک پرچہ کئی کئی شخصوں کی نظر سے گذرتا ہے اس لئے بفضلہ خاصے کثیر الاشاعت اخباروں کا سا اثر رکھتا ہے ۞

منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور ۞

سیویاں بنانے کی مشین

یہ عجیب و غریب مشین ہمنے خاص و عام کی سہولت کیلئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اسمیں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے۔ بچہ سے لیکر جوان تک اس کا استعمال کر سکتا ہے۔ اسمیں سویاں ایک گھنٹے کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں قیمت میں ارزاں اور وزن میں بھی صرف ایک سیر ہے تاجروں کے لئے خاص رعایت ہوگی۔ قیمت فی مشین مع دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک ۸ عہ پتہ:۔ مستری فضل کریم نزد مہمانخانہ مسیح موعود قادیان (گورداسپور)

"مٹھی لا الٰہ اللہ دی بولی" بالکل سچ ہے مگر محمد رسول اللہ بھی اسی کے مفہوم میں شامل ہیں افسوس کہ غیر تو غیر خود مسلمان حضور علیہ السلام کے پیارے حالات سے آجکل جیسی چاہیئے آگاہی نہیں رکھتے۔ اگر آپ دل آویز پنجابی زبان میں حضور کے سوانح منظوم کا شوق رکھتے ہیں تو چمکار محمدی ضرور منگا کر پڑھیں حضرت مولانا نور الدین جیسے متبحر فاضل نے اسے پسند فرمایا تھا۔ قیمت صرف ۴ر اس پتہ سے ملے گی:۔ (گورداسپور)

منشی جھنڈے خان احمدی مدرس پرائیویٹ ماسٹر بٹالہ

چھپ گئی کتب حضرت مسیح موعود تصانیف بزرگان سلسلہ کی مکمل فہرست ۞

المشتہر محمد یامین تاجر کتب قادیان (گورداسپور)

ظہور المہدی میں سلسلہ حقہ احمدیہ کے متعلق تمام ضروری بحثیں بدلائل معقول و منقول نہایت عمدگی و خوش اسلوبی سے یکجا کر دیگئی ہیں۔ ہر احمدی بھائی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۸ر "منیجر الفضل"